کتاب نما

اُردو نعت کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ، رشید وارثی۔ ناشر: نعت ریسرچ سنٹر، بی-۵۰، سیکٹر ۱۱-اے، نارتھ کراچی۔ تقسیم کار: کتاب سرائے، اُردو بازار، لاہور۔ صفحات: ۳۱۲۔ قیمت: ۳۵۰ روپے۔

مدحتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا موضوع، اُردو شعروادب میں اوائل ہی سے شامل رہا ہے۔ ترقی پسندوں نے اسے ایک مختصر عرصے کے لیے 'دیس نکالا' دیے رکھا لیکن جس طرح روس میں انسانی فطرت کو مسخ کرنے یا دبانے کا تجربہ ناکام رہا (اور اس کے نتیجے میں خود اشتراکی نظام روس کی تجربہ گاہ میں ناکام ثابت ہوا)، اسی طرح اُردو شعروادب سے مدحتِ رسولؐ اور نعت کی 'جلاوطنی' بھی زیادہ دیر تک برقرار نہیں رہ سکی۔ گذشتہ تین چار دہائیوں سے اُردو شعرا کی کثیر تعداد نعت گوئی کی طرف بڑے والہانہ انداز میں ملتفت ہوئی ہے ___ حتیٰ کہ بڑے بڑے نام وَر ترقی پسند اور لینن اور اسٹالن کی تعریف میں رطب اللسان رہنے والے نظم گو شعرا بھی نعت کہتے نظر آئے۔ 'صبح کا بھولا، شام کو گھر آجائے' کے مصداق، اُردو شعرا خصوصاً ترقی پسندوں کے ہاں یہ بڑی مثبت اور خوش آیند تبدیلی تھی ___ بلاشبہہ اس خوش گوار تبدیلی میں چند خارجی عوامل کا بھی ہاتھ ہے، مثلاً جنرل محمد ضیاء الحق مرحوم کے دور میں مختلف انعامات اور اوارڈوں کے ذریعے سیرت و نعت نگاری کی حوصلہ افزائی کی گئی۔ چنانچہ تب سے سیرت پر بکثرت کتابیں چھپ رہی ہیں اور نعتیہ شاعری کے مجموعے بھی بڑی تعداد میں شائع ہوتے چلے آرہے ہیں۔ بعض خوش نصیب شعرا نے اپنی شاعرانہ صلاحیتوں کو صرف نعت گوئی کے لیے وقف کر دیا، جیسے محسن کاکوروی مرحوم یا حفیظ تائب مرحوم یا لالہ صحرائی مرحوم، یا صبیح رحمانی۔

اُردو نعت کے روز افزوں ذخیرے کو دیکھ کر اُردو تحقیق کاروں کو ایک نیا موضوعِ تحقیق ہاتھ آ گیا۔ چنانچہ جامعات میں اب تک سیرت و نعت نویسی پر ایم فل اور پی ایچ ڈی کے تقریباً

دو درجن تحقیقی مقالے لکھے جا چکے ہیں۔ اسی طرح کچھ نقادوں نے 'تنقیدِ نعت' پر بھی قلم اُٹھایا۔

اُردو نعت کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ نقد و انتقاد کے ایک عمدہ نمونے کے طور پر سامنے آئی ہے۔ مصنف نے سرورق پر 'شریعتِ اسلامیہ کے تناظر میں' کے الفاظ لکھ کر واضح کیا ہے کہ نعت نگاری کی جانچ پرکھ کا معیار شریعتِ اسلامیہ کے آفاقی و ابدی اصول ہیں جو ہمیشہ قرآن و سنت کی روشنی میں متعین ہوتے ہیں۔

نعت ایک شعری صنفِ ادب ہے، اس لیے اسے پرکھنے کے لیے نقدِ شعر و ادب کے اصول بھی پیشِ نظر رکھنا ناگزیر ہے۔ مصنف تنقیدِ نعت میں 'صداقت کی پابندی' کو ادبیات خصوصاً اسلامی ادب کا 'اہم ترین وصف' قرار دیتے ہوئے لکھتے ہیں: ''اگر ہم مواد یا اسلوب سے ایک چیز کو ترک کرنے پر مجبور ہوں تو اسلوب کا ترک اولیٰ ہے کیوں کہ ایک نعتیہ فن پارہ اگر اسلامی تعلیمات یا شریعتِ اسلامیہ کے مطابق نہیں تو اسلامی ادب میں اس کی کوئی حیثیت نہیں ہے، خواہ وہ کیسے ہی اعلیٰ درجے کے اسلوب میں بیان کیا گیا ہو'' (ص ۱۹)۔ چنانچہ فاضل مصنف نے تنقیدِ نعت کے اسی پیمانے سے بعض نعت نگاروں کی کاوشوں کا جائزہ لیا ہے۔

یہ مصنف کے ۱۰ مضامین کا مجموعہ ہے۔ ان میں اُردو نعت میں مروّجہ بعض بے اعتدالیوں، بے احتیاطیوں، آنحضورؐ کی تعریف و توصیف میں حدودِ شریعت سے تجاوز اور غُلو کے بعض پہلوؤں پر نقد کیا گیا ہے، مثلاً اُردو نعت میں رزم کے پہلو، شانِ الوہیت کا استخفاف، تلمیحات کا غیر محتاط استعمال، انبیاے سابقین کی رفعتِ شان کا استقصار، نعتوں میں 'یثرب' کا استعمال، شاعرانہ تعلّی، 'صلعم' کا استعمال اور اس کے مضمرات، ضمائر کا استعمال، وغیرہ۔ مصنف نے ہر پہلو اور نکتے کی وضاحت قرآن و حدیث اور دلائل و براہین کے ساتھ کی ہے، مثلاً بتاتے ہیں کہ 'صلعم' گذشتہ صدی کے ایک خوش نویس کی ایجاد و اختراع ہے (ص ۲۶۴)۔ بعض نام وَر ادیبوں اور شعرا نے بھی سوچے سمجھے بغیر 'صلعم' کو اپنی تحریروں میں استعمال کیا ہے۔ مصنف نے بہت سی مثالیں دے کر بتایا ہے کہ نہ صرف علما، بلکہ متعدد غیر علما (مگر صاحب الرائے) ادیبوں اور محققین نے بھی 'صلعم' لکھنے، بولنے یا اس مہمل لفظ کو نعت میں باندھنے سے منع کیا ہے۔

ایک اور مضمون میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے 'تو'، 'تم'، 'تیرا' اور 'آپ' اور 'اُن' کے

استعمال پر بحث کی ہے۔ ان کا خیال بجا ہے کہ حضوؐر کے لیے 'آپ' کی ضمیر استعمال کرنا ہی صحیح ہے۔

فاضل مصنف نے اپنے سیر حاصل مقدمے میں، تنقیدِ نعت اور شریعت اسلام کی روشنی میں شعر گوئی کے اصولوں کی بڑی عمدگی سے وضاحت کی ہے۔ مصنف نے بجا کہا ہے کہ ''نعت نگاری کا اصل سرچشمہ قرآن کریم ہے اور باقی اس کی تشریحات اور تعبیرات ہیں'' (ص ۱۳)۔ مقدمے میں مصنف نے جناب عزیز احسن اور شمس بدایوانی کی بعض تحریروں کو اپنی تنقید کی زد میں لیا ہے۔ شمس بدایونی کی کتاب اُردو نعت کا شرعی محاسبہ (۱۹۸۰ء) کے حوالے سے لکھا ہے کہ شمس صاحب نے اپنے مخصوص عقائد کی روشنی میں نعتیہ شاعری کا تجزیہ کیا ہے۔ اس طرح یہ کہ انھوں نے اپنی دانست میں اہلِ سنت والجماعت ہی کے بعض اساسی عقائد کو غیر مشروع قرار دیا ہے (ص ۱۵)۔ شمس بدایونی کی مذکورہ کتاب تو فی الوقت ہمارے سامنے نہیں ہے، مگر ہمارا خیال ہے کہ یہی 'اساسی عقائد' ہی بسا اوقات نعت گوئی میں اُن بے اعتدالیوں اور غیر متوازن طرزِ اظہار کا سبب بن جاتے ہیں جن پر خود رشید وارثی صاحب نے اس کتاب میں جگہ جگہ تنقید کی ہے۔ ضمناً عرض ہے کہ یہ کہنا کہ شمس بدایونی کے ''اندازِ تحریر میں خلوص و محبت کا فقدان ہے''، ایک نامناسب 'فتویٰ' ہے کیوں کہ 'خلوص و محبت' باطنی احساسات ہیں جن کے کھرے یا کھوٹے پن کا صحیح صحیح اندازہ لگانے کا کوئی ظاہری پیمانہ ابھی تک ایجاد نہیں ہوا۔

اُردو نعت گو شعرا کی بے اعتدالیوں (جو بعض اوقات مشرکانہ اظہار تک پہنچ جاتی ہیں) کے خلاف قبل ازیں بھی، بعض حضرات نے تنقیدی احتجاج کیا ہے، مثلاً رئیس نعمانی (علی گڑھ)، یا پروفیسر عبداللہ شاہین (اُردو نعت گوئی اور اس کے آداب، لاہور، ۱۹۹۹ء)۔ زیرتبصرہ کتاب اس سلسلے کی ایک تازہ کڑی ہے۔ اس کے دیباچہ نگار سید یحییٰ نشیط کے بعض خیالات اگرچہ محلِ نظر ہیں، مگر رشید وارثی کے مضامین بحیثیت مجموعی معتدل راست فکری کا نمونہ ہیں۔ اُردو نعت گو شعرا بتوفیق الٰہی ان سے بہت کچھ سیکھ سکتے ہیں اور تنقیدِ نعت پر قلم اُٹھانے والے ناقدین کو بھی، یہاں سے کچھ نہ کچھ تنقیدی بصیرت مل ہی جائے گی۔ معیارِ کتابت و طباعت اطمینان بخش ہے۔ 'پرواہ' غلط اور 'پروا' صحیح ہے۔ (رفیع الدین ہاشمی)